## سوال

امام احمد کی کتاب الصلوۃ؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا کتاب الصلوۃ امام احمد بن حنبل کی کتاب ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عرب ممالک وغیرہ سے شائع شدہ "کتاب الصلوۃ" کا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہونا ثابت نہیں ہے۔ حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں:

وکتاب الرسالۃ فی الصلوۃ قلت: ہو موضوع علی الامام"

اور کتاب: الرسالہ فی الصلوۃ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ امام (احمد بن حنبل) پر موضوع (من گھڑت) ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ج11 ص330)

قاضی ابوالحسین محمد بن ابی یعلی نے طبقات الحنابلہ میں اس کی سند لکھی ہے۔

اخبرنا المبارک قال: اخبرنا ابراہیم قال: اخبرنا احمد بن القطان الہیتی قال: حدثنا سہل التستري' قري علی مہنا بن یحیی الشامی: ہذا کتاب فی الصلوۃ___"

اس سند کے کئی راویوں کے حالات نامعلوم ہیں۔ مثلاً طیب۔ ابوعمرو غیرہما۔

تنبیہ: راقم الحروف نے مقدمہ نماز نبوی (مقدمۃ التحقیق) میں لکھا تھا:

"ائمہ مسلمین نے نماز کے موضوع پر متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ مثلا ابو نعیم الفضل بن دکین (متوفی 218ھ) کی کتاب الصلوۃ وغیرہ، عصر حاضر میں اردو اور علاقائی زبانوں میں نماز پر متعدد کتابیں شائع ہوئیں ہیں۔" (قلمی ص 1)

جسے دارالسلام لاہور کے "مصححین" نے درج ذیل الفاظ میں شائع کر دیا:

"نماز کی اس اہمیت کے پیش نظر بہت سے ائمہ مسلمین نے نماز کے موضوع پر متعدد کتابیں لکھی ہیں مثلا ابو نعیم الفضل بن دکینؒ (متوفی 218ھ) اور امام احمد بن حنبلؒ (متوفی 241) کی کتاب الصلوۃ وغیرہ۔ علاوہ ازیں عصر حاضر میں بھی اردو اور علاقائی زبانوں میں متعدد کتابیں شائع ہوئی ہیں" (نماز نبوی ص18)

اس پیراگراف میں "اورامام احمد بن حنبلؒ (متوفی 241)" کے الفاظ دارالسلام کے مصححین کا اضافہ ہیں جن سے راقم الحروف بری الذمہ ہے۔

(بعد میں) مدیر مکتبۃ دارالسلام نے اس عبارت مذکورہ کے بارے میں اپنے پیڈ پر لکھ کر دیا کہ "تسامح کی وجہ سے چھپ گئی، جس پر ادارہ مقدمۃ التحقیق کے مؤلف سے معذرت خواہ ہے، عبدالعظیم اسد، دارالسلام لاہور 8/2000-18)

اس معذرت نامہ کی اصل میرے پاس محفوظ ہے۔ دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو (5ص22)

فائدہ: بعد میں دارالسلام والوں نے اس غلطی کی اصلاح کر دی اور اضافہ شدہ الفاظ کو حذف کر دیا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

# ج1ص405

محدث فتویٰ